بدھ 22 جنوری 2003ء 18 ذیقعد 1423 ہجری 22 صلح 1382 ہش جلد 88-53 نمبر 19

دعوت الی اللہ میں بے مثال شجاعت

قریش مکہ نے حضرت ابو طالب کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کو لالچ اور دھمکیوں کے ذریعہ دعوت الی اللہ سے باز رکھنا چاہا تو حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا:-

خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا اور اپنے کام میں لگا رہوں گا- یہاں تک کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں-

(سیرۃ النبی ابن ہشام طلب ابی طالب الی الرسول الکف جلدنمبر 1 ص 266)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خَلق اور خُلق دو لفظ ہیں خَلق تو ظاہری حسن پر بولا جاتا ہے اور خُلق باطنی حسن پر بولا جاتا ہے باطنی قویٰ جس قدر مثل عقل، فہم، سخاوت، شجاعت، غضب وغیرہ انسان کو دیئے گئے ہیں ان سب کا نام خُلق ہے اور عوام الناس میں آج کل جسے خلق کہا جاتا ہے جیسے ایک شخص کے ساتھ تکلف کے ساتھ پیش آنا اور تصنع سے اس کے ساتھ ظاہری طور پر بڑی شیریں الفاظی سے پیش آنا تو اس کا نام خلق نہیں بلکہ نفاق ہے-

خُلق سے مراد یہ ہے کہ اندرونی قویٰ کو اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جائے جہاں شجاعت دکھانے کا موقعہ ہو وہاں شجاعت دکھاوے جہاں صبر دکھانا ہے وہاں صبر دکھائے- جہاں انتقام چاہئے وہاں انتقام لے- جہاں سخاوت چاہئے وہاں سخاوت کرے- یعنی ہر ایک محل پر ہر ایک قویٰ کو استعمال کرے نہ گھٹایا جائے نہ بڑھایا جائے- یہاں تک کہ عقل اور غضب بھی جہاں تک کہ اس سے نیکی پر استقامت کی جاوے خُلق ہی میں داخل ہے اور صرف ظاہری حواس کا نام ہی حواس نہیں ہے بلکہ انسان کے اندر بھی ایک قسم کے حواس ہوتے ہیں ظاہری حواس تو حیوانوں میں بھی ہوتے ہیں مثلاً اگر ایک بکری گھاس کھا رہی ہے اور دوسری بکری آ جائے تو پہلی بکری کے اندر یہ ارادہ پیدا نہ ہوگا کہ اسے بھی ہمدردی سے گھاس کھانے میں شریک کرے- اسی طرح شیر میں اگرچہ زور اور طاقت تو ہوتی ہے مگر ہم اسے شجاع نہیں کہہ سکتے کیونکہ شجاعت کے واسطے محل اور بے محل دیکھنا بہت ضروری ہے انسان اگر جانتا ہے کہ مجھ کو فلاں شخص سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے یا اگر میں وہاں جاؤں گا تو قتل ہو جاؤں گا تو اس کا وہاں نہ جانا ہی شجاعت میں داخل ہے اور پھر اگر محل اور موقعہ کے لحاظ سے مناسب دیکھے کہ میرا وہاں جانا ضروری ہے خواہ جان خطرہ میں پڑتی ہو- تو اس مقام پر جانے کا نام شجاعت میں داخل ہے- جاہل آدمیوں سے جو بعض وقت بہادری کا کام ہوتا ہے حالانکہ ان کو محل بے محل دیکھنے کی تمیز نہیں ہوتی اس کا نام تہور ہوتا ہے کہ وہ ایک طبعی جوش میں آ جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کام کرنا چاہئے تھا کہ نہیں- غرضیکہ انسان کے نفس میں یہ سب صفات مثل صبر، سخاوت، انتقام، ہمت، بخل، عدم بخل، حسد، عدم حسد ہوتی ہیں اور ان کو اپنے محل اور موقعہ پر صرف کرنے کا نام خُلق ہے- حسد بہت بری بلا ہے لیکن جب موقعہ کے ساتھ اپنے مقام پر رکھا جاوے تو پھر بہت عمدہ ہو جاوے گا- حسد کے معنی ہیں دوسرے کا زوال نعمت چاہنا لیکن جب اپنے نفس سے بالکل محو ہو کر ایک مصلحت کے لئے دوسرے کا زوال چاہتا ہے تو اس وقت یہ ایک محمود صفت ہو جاتی ہے جیسے کہ ہم تثلیث کا زوال چاہتے ہیں-

(ملفوظات جلد دوم ص 619)

دینی تعلیم کی رو سے قرآن پڑھنا اور پڑھانا ہم سب کا اولین فرض ہونا چاہئے-

ربوہ میں قربانی کے خواہش مند

احباب کیلئے اعلان

بیرون ربوہ قیام پذیر ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں- کی اطلاع کیلئے یہ اعلان ہے کہ اپنی رقوم حسب ذیل حساب سے جلد از جلد درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں-

(i) قربانی بکرا =/3700 روپے
(ii) حصہ گائے =/1800 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب درج ذیل شیڈول کے مطابق فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے- مورخہ یکم فروری 2003ء بروز ہفتہ شام 30-4 بجے مریضوں کا معائنہ شروع کرینگے- اور 2 فروری 2003ء بروز اتوار صبح 00-8 بجے تا 00-2 بجے دوپہر مریضوں کا معائنہ کرینگے- ضرورت منداحباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ECG وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کرلیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فائر سروس ربوہ کے فون نمبرز

خدانخواستہ ربوہ میں کسی جگہ آگ لگنے کی صورت میں مندرجہ ذیل فون نمبرز پر اطلاع دیں:-

فائر بریگیڈ 0320-4392437- 0320-4465262
بلڈ بنک ربوہ 212312
ایوان محمود ربوہ 212349

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1960ء ①

2 جنوری مشہور امریکن پادری ڈاکٹر بلی گراہم لائبیریا آئے اور لیکچر دیئے۔ احمدی مربیان کی طرف سے دعا کا چیلنج ملنے پر خاموش ہو گئے۔

3 تا 5 جنوری جماعت سیرالیون کا جلسہ سالانہ۔ حاضری 500

14 تا 16 جنوری دوسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔

20 جنوری ہالینڈ میں مذاہب عالم کانفرنس میں احمدی مربی کی تقریر

22 تا 24 جنوری جلسہ سالانہ 59ء ان ایام میں منعقد ہوا۔ حاضری 70 ہزار تھی۔ حضور نے آخری دن جماعت سے دعوت الی اللہ کرنے کا عہد لیا۔ جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کی نئی نظامت قائم کی گئی۔ حضور کے خطاب سے پہلے حضور کی 53ء کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔

15 فروری دارالسلام تنزانیہ میں احمدیہ مشن کے انچارج عمری عبیدی کو دارالسلام کا میئر منتخب کیا گیا۔ آپ پہلے افریقن تھے جو اس عہدہ پر فائز ہوئے۔

15 تا 17 فروری کشتی رانی کے یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے مسلسل 11ویں سال پہلی پوزیشن حاصل کی۔

20 فروری حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے دفتر انصاراللہ کے احاطہ میں پودا لگا کر شجر کاری کا آغاز فرمایا۔

28 فروری حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات 1907ء میں زندگی وقف کی اور 1914ء میں لندن کے پہلے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

2 مارچ مشہور صحافی اور مصنف دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی ربوہ آئے۔

3 مارچ مشرقی افریقہ میں امریکہ کے شہرہ آفاق مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کو احمدی مربی شیخ مبارک احمد صاحب نے قبولیت دعا کا چیلنج دیا مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

29 مارچ حضور نے عیدالفطر کا آخری خطبہ ارشاد فرمایا۔

29 مارچ عیدالفطر کے روز جامعہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے رکھا۔

3 اپریل والئی افغانستان امیر امان اللہ خان جن کے عہد میں کئی احمدی شہید ہوئے اور حضور نے ان کے لئے دعوۃ الامیر لکھی تھی اٹلی میں جلاوطنی اور کسمپرسی کے عالم میں وفات پا گئے۔

7 اپریل حضرت چوہدری برکت علی صاحب گڑھ شنکر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1902ء)

8 تا 10 اپریل جماعت کی 41ویں مجلس مشاورت۔ شوریٰ کی سفارش پر حضور نے نگران بورڈ قائم فرمایا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو صدر مقرر فرمایا۔

21 اپریل دہلی میں صدر جمہوریہ مصر جمال عبدالناصر کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

پانچ بنیادی اخلاق

عہد کرتے ہیں کہ سچائی[1] کو. اپنائیں گے ہم
اور یہ صدق و صفا اوروں میں پھیلائیں گے ہم
نرم گفتاری[2] کو ہم اپنا بنا لیں گے مزاج
درد[3] کے ماروں کی کلفت کا بنیں گے ہم علاج
حوصلہ[4] پیدا کریں گے اپنے اندر اس قدر
وسعتوں میں جس کی کھو جائیں جہاں کے بحروبر
ہم ہمیشہ عزم[5] کی عظمت بڑھاتے جائیں گے
ان صفات خمسہ کو فطرت بناتے جائیں گے

محمد سعید انصاری

اپریل شعبہ حفاظت مرکز کا نام بدل کر نظارت خدمت درویشاں رکھا گیا۔

7 مئی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات۔ مہمان خصوصی جسٹس ایم آر کیانی تھے

26 مئی ملایا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمان احمدیہ بیت الذکر ہیگ میں آئے اور جماعت کی مساعی کو سراہا۔

14 جون آسٹریا کے صدر کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔

18 جون حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اشرف رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903ء) حضرت مصلح موعود کے ہم مکتب رہے۔

19 تا 28 جون حضور کا سفر نخلہ

جون رنگون (برما) میں مشن ہاؤس اور بیت الذکر کی تعمیر۔

18 تا 22 جولائی خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا 5 روزہ سالانہ اجتماع۔

23 تا 25 جولائی جماعت انڈونیشیا کا سالانہ جلسہ۔

28,29 جولائی علامہ نیاز فتح پوری قادیان آئے اور جماعت کے متعلق شاندار تبصرہ تحریر کیا۔

جولائی احمدیہ مشن دارالسلام تنزانیہ کے مربی انچارج شیخ عمری عبیدی صاحب ٹانگانیکا لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔

5 اگست عدن کے نوجوان محمود شبوطی نے بطور مربی عدن میں کام شروع کیا۔ انہوں نے ربوہ میں اپنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 4 فروری کو زندگی وقف کی تھی۔

5,6 اگست جماعت احمدیہ سکنڈے نیویا کا پہلا جلسہ سالانہ

3,4 ستمبر جماعت امریکہ کا 13واں جلسہ سالانہ

18 ستمبر مجلس انصاراللہ سندھ و بلوچستان کا پہلا سالانہ اجتماع حیدرآباد میں منعقد ہوا۔

28 ستمبر حضرت بابو محمد افضل خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سارا گھر غارت ہوتا ہے ہونے دو مگر نماز کو ضائع مت کرو

مختلف رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے دلکش نظارے

نمازیں قربانی مانگتی ہیں اور احمدی یہ قربانی دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط اول

انسان اپنی محبت اور وفا میں ابتلاؤں کے وقت آزمایا جاتا ہے اور یہی وقت خلوص اور عشق کے ناپنے کا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کے فیض یافتہ عشاق اس میدان میں بھی سرخرو ہو کر نکلے۔ اور ہر قسم کی رکاوٹوں کے باوجود قیام نماز کے لئے ایسے ایسے مظاہرے کئے جن پر آسمان بھی رشک کرتا ہوگا۔

اس بات کو غیروں نے بھی مشاہدہ کیا اور برملا اس کی گواہی دی۔

دیوان سنگھ مفتون ''ایڈیٹر ریاست'' دہلی نے تحریر فرمایا جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے (مومنوں) کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوۃ اور دوسرے دینی احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔

(ریاست بحوالہ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظر میں ص323)

مشکلات اور مصائب کے سورنگ ہیں۔ اندرونی بھی ہیں اور بیرونی بھی۔ ظاہری بھی ہیں اور باطنی بھی۔ نفس کی روکیں بھی اور مشکلات بھی۔ مگر ان دیوانوں کا تو ہر رنگ عدیم المثال ہے۔ آیئے چند نمایاں رکاوٹیں اور ان کو پھلانگنے والوں کا نظارہ کریں۔

بصارت سے محرومی

اندرونی مشکلات میں ایک بہت بڑی مشکل تو ظاہری بصارت سے محرومی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آدمی بیت الذکر کا راستہ دیکھنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ مگر خدا والوں کی اندرونی حسیں جاگ اٹھتی ہیں اور روحانی روشنی کے پیچھے چل کر وہ خدا کے گھر تک آ پہنچتے ہیں۔

سب سے پہلے اس احمدی کا ذکر جو ظاہری آنکھوں سے محروم تھا مگر دل کی آنکھوں سے خدا کو دیکھ چکا تھا اور آنکھیں رکھنے والوں کے لئے ایک نمونہ بن گیا۔

☆ حضرت حافظ معین الدین صاحب کو ایک عرصہ تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا امام الصلوۃ ہونے کی توفیق ملی۔ آپ نماز کے لئے بلانے اور اول صف میں کھڑے ہونے کے انتہائی دلدادہ تھے آپ نابینا تھے مگر ہر حال میں نماز کے لئے اول وقت میں پہنچتے۔ اور ان کا وجود سارے دوسروں کیلئے نماز کا وقت بتانے والی گھڑی کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ بارش ہو، آندھی ہو، کڑکڑاتا جاڑا ہو، تیز دھوپ ہو، وہ اول وقت پر پہنچتے۔ نداء بلند کرتے اور اول صف میں جگہ پاتے۔ حتی الوسع اس مقام پر کھڑے ہوتے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہی جگہ ملے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بالعموم منادی ہوتے تھے اور اگر کوئی دوسرا آدمی ندا دیتا تو انہیں ناگوار گزرتا تھا۔ نماز، نوافل اور تہجد بھی التزام سے پڑھتے تھے۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص290 از ملک صلاح الدین)

☆ حضرت بابا کرم الٰہی صاحب نمازوں اور تہجد کے بھی پابند تھے آپ کا یہ معمول تھا کہ سب سے پہلے بیت الذکر میں پہنچتے اور سب سے آخر میں واپس آتے اور بیت الذکر کی فضا کو دعاؤں سے معمور کر دیتے۔ وفات سے قریباً پانچ سال قبل آپ کو موتیا بند ہو گیا تھا اور آپ کی بینائی جاتی رہی تھی تاہم وہ ایک اندازے اور دیواروں کے سہارے باقاعدہ بیت الذکر پہنچتے۔

(گلدستہ درویشاں کے پھول۔ از فیض احمد گجراتی ص44)

☆ حضرت بابا صدرالدین صاحب کی بینائی ان کی وفات سے چار پانچ سال قبل ختم ہو گئی تھی مگر وہ نور ایمان کا ہاتھ تھامے بیت الذکر میں برابر پہنچتے تھے تا آنکہ ضعف پیری نے منزل کے قریب پہنچ جانے کے باعث قدم بالکل دھیمے اور ماؤف کر دیئے۔

(گلدستہ درویشاں کے پھول حصہ اول ص43)

بیماری۔ بڑھاپا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو نماز سے بے انتہا شغف تھا۔ 1905ء میں آپ کو کثرت پیشاب کی شکایت ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا قارورہ منگوا کر دیکھا۔ علاج تجویز کیا اور فرمایا:-

''آپ کے پیشاب کو دیکھ کر مجھے تو حیرت ہی ہوئی کہ آپ کس طرح التزام کے ساتھ نمازوں میں آتے ہیں۔

اس پر حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا۔

حضور کی دعا ہی ہے جو اس ہمت اور استقلال سے میں حاضر ہوتا ہوں ورنہ بعض اوقات قریب بہ غش ہو جاتا ہوں۔

اس پر حضور نے فرمایا:-

''میں بہت دعا کروں گا''

(ملفوظات جلد 4 ص252 نیا ایڈیشن)

☆ حضرت حافظ حامد علی صاحب کو ایک عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود کی خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت اقدس حافظ صاحب کی التزام نماز کے بارے میں اپنی ایک تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں:-

''.......... میں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایسی بیماری میں جو نہایت شدید اور مرض الموت معلوم ہوتی تھی اور ضعف اور لاغری سے میت کی طرح ہو گیا تھا التزام ادائے نماز پنجگانہ میں ایسا سرگرم تھا کہ اس بے ہوشی اور نازک حالت میں جس طرح بن پڑے نماز پڑھ لیتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں''۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص540)

☆ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی باقاعدگی سے تہجد اور نماز باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ اکثر دیکھنے میں آتا کہ آپ علالت کے باوجود باجماعت تہجد اور نماز میں تشریف لاتے اور سنن و نوافل میں دیر تک مصروف رہتے۔

(رفقاء احمد جلد 9 ص101)

☆ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ آخری بیماری میں ایک دن بخار کی حالت میں بیت الذکر تشریف لے گئے۔ تھرمامیٹر لگایا گیا تو بخار 105 درجہ تھا۔ آپ کو ڈاکٹری ہدایت تھی کہ پوری طرح آرام کریں آپ کو سخت ضعف تھا مگر پھر بھی بیت الذکر میں ضرور جاتے وفات سے کچھ دن پہلے اپنے بیٹے کے ساتھ اللہ کے گھر جا رہے تھے کہ کمزوری کی وجہ سے رستہ میں دوبار گر گئے۔''

(رفقاء احمد جلد 5 حصہ دوم ص71)

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رئیس آف مالیر کوٹلہ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

''نماز کے عاشق تھے، خصوصاً نماز باجماعت کے قیام کے لئے آپ کا جذبہ اور جدوجہد امتیازی شان کے حامل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے پانچ وقت (بیت الذکر) میں جانے والے۔ جب دل کی بیماری سے صاحب فراش ہو گئے تو (نداء) کی آواز کو بھی اس محبت سے سنتے تھے جیسے محبت کرنے والے اپنی محبوب آواز کو۔ جب ذرا چلنے پھرنے کی سکت پیدا ہوئی تو بسا اوقات گھر کے لڑکوں میں سے ہی کسی کو پکڑ کر آگے کر لیتے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے جذبہ کی تسکین کر لیتے۔

(رفقاء احمد جلد 12 بار اول 1965ء صفحہ 152)

☆ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی اہلیہ اور حضرت مسیح موعود کی لخت جگر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو نماز بروقت ادا کرنے کی اس قدر فکر رہتی تھی کہ ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ آج میں نے تین چار دفعہ نماز فجر ادا کی ہے۔ چونکہ آپ کو نیند بہت کم آتی تھی اس لئے سمجھتیں کہ شاید فجر کا وقت ہو گیا ہے۔ اس لئے نماز ادا کر لیتیں۔ پھر دیکھتیں کہ صبح نہیں ہوئی شاید میں نے نماز جلدی ادا کر لی ہے۔ پھر دوبارہ نماز ادا کرتیں۔ اسی طرح تین چار دفعہ نماز ادا کی۔

ایک دفعہ شدید بیمار تھیں اور تقریباً دو دن تک بیہوش رہیں ہوش میں آئیں تو اتنی کمزوری تھی کہ بات نہ کر سکتی تھیں۔ ہوش میں آنے پر جو پہلی چیز اشارۃً طلب کی وہ پاک مٹی کی تھیلی تھی جس سے تیمم کر کے آپ نماز ادا کرتی تھیں۔ جب اس سے آپ نے تیمم کیا تو نماز ادا کرنے کی کوشش میں دوبارہ بے ہوش ہو گئیں۔

وہ لڑکیاں جو آپ کے پاس رہتی تھیں۔ انہیں نماز بروقت ادا کرنے کی تلقین فرماتی تھیں اور ہر نماز کے وقت ہر لڑکی سے پوچھتیں کہ تم نے نماز ادا کی ہے یا نہیں۔ (دخت کرام از سید سجاد احمد ص406)

☆ حضرت میر ناصر نواب صاحب نماز باجماعت کے ایسے پابند تھے کہ آخری عمر میں جب کہ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا آپ نماز باجماعت پڑھتے تھے اور کبھی اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ بیت مبارک سے دور

دارالعلوم میں رہتے تھے مگر نمازوں میں شمولیت کے لئے وہاں سے چل کر آتے تھے۔

(حیات ناصر صفحہ 24 از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب)

☆حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا دل گویا ہر وقت بیت الذکر میں اٹکا رہتا تھا۔ آخری ایام میں جب کہ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کر دیا تھا وہ پھر بھی داؤ لگا کر بیت الذکر میں پہنچ جاتے تھے حتیٰ کہ انہیں بزرگوں نے اصرار کے ساتھ روکا کہ نفس کا بھی انسان پر حق ہوتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 580)

☆حضرت بابا شیر محمد صاحب کی عمر 98 سال کی تھی مگر وہ اس حال میں بھی ضعف اور کمزوری کے باوجود نمازوں کے لئے برابر بیت الذکر تشریف لاتے تھے۔

محترم چوہدری فیض احمد صاحب حضرت بھائی شیر محمد صاحب قادیانی درویش کی نمازوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"75-80 سال کی عمر میں بیت مبارک کی چھت پر سیڑھیاں طے کر کے جب نماز کو جاتے تو اس بوڑھی جوانی پر رشک آ جاتا۔ اور اپنی سستیوں پر شرم وندامت کا احساس بیدار ہو جاتا۔

(گلدستہ درویشان کے پھول حصہ اول ص 116،47)

جان کا خطرہ

بزرگوں کی روایات تو یہ ہیں کہ موت کو سامنے دیکھ کر آخری یاد اپنے مولیٰ کی ہوتی ہے۔ اور قطعاً کسی قسم کے خوف کے بغیر وہ اطمینان سے اپنے رب کے حضور سربسجود ہوتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات اور بیعت کے بعد واپس کابل جا رہے تھے کہ ایک جگہ آپ نے بنوں جانے کے لئے قیام کرائی اور اس میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہے۔ احمد نور کابلی بیان کرتے ہیں کہ جب عصر کا وقت آیا تو آپ نے اتر کر نماز پڑھائی اس اثناء میں سخت بارش ہوئی مگر مرحوم نے کوئی پرواہ نہ کی اور خوب مزے سے نماز پڑھائی۔

واپس اپنے علاقہ میں پہنچے تو حکومت نے گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اور ایک دن 50 سوار آپ کو حراست میں چلنے کے لئے آ گئے اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا تو مرحوم نے آگے ہو کر نماز پڑھائی اور نماز کے بعد ان سواروں کے کہنے پر ان کے ساتھ ہو لئے۔ اور بالآخر شہید کر دیئے گئے۔

(الفضل 15،14 جولائی 2000ء)

☆حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کو 1924ء میں کابل میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ 31 اگست 1924ء کو پولیس نے مولوی صاحب کو ساتھ لے کر کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا اور ہر جگہ منادی کی کہ یہ شخص آج ارتداد کی پاداش میں سنگسار کیا جائے گا لوگ اس موقعہ پر حاضر ہو کر اس میں شامل ہوں۔ دیکھنے والوں کی شہادت ہے جس وقت آپ کو گلیوں میں پھرایا جا رہا تھا اور سنگساری کا اعلان کیا جا رہا تھا تو آپ گھبرانے کی بجائے مسکرا رہے تھے۔ گویا آپ کی موت کا فتویٰ نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی تھی۔

آخر عصر کے وقت ان کو کابل کی چھاؤنی کے میدان میں (جسے شیر پور کہا جاتا ہے) سنگسار کرنے کے لئے لے جایا گیا تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس دنیا کی زندگی ختم ہونے سے پہلے ان کو اپنے رب کی عبادت کرنے کا آخری موقعہ دیا جائے حکام کی اجازت ملنے پر انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ اب میں تیار ہوں جو چاہو سو کرو۔

چنانچہ آپ کمر تک گاڑ دیئے گئے اور پہلا پتھر کابل کے سب سے بڑے عالم نے پھینکا اس کے بعد ان پر چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گئے اور خدا تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 477)

☆حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالوی 1886ء میں پیدا ہوئے۔ 1903ء میں حضرت مسیح موعود کے سفر جہلم کے موقع پر پہلی بار زیارت سے فیضیاب ہوئے اور فوراً بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس پر بعض شر پسندوں نے آپ کو قتل کی دھمکیاں بھی دیں اور بعد میں گاؤں جانے پر آپ کو بہت سے مصائب کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ایک بار قریبی بارہ دیہات سے لوگ اس نیت سے اکٹھے ہو گئے کہ آپ کو قتل کر دیں گے۔ آپ نے ان سے کہا کہ اگر مارنے ہی آئے ہو تو میں دو نفل نماز پڑھ کر دعا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ قریبی بیت الذکر میں چلے گئے اور اس طرح دعا میں مشغول ہوئے کہ وقت گزرنے کا احساس نہ رہا۔ باہر لوگوں نے سمجھا کہ آپ ڈر گئے ہیں۔ جب کافی دیر کے بعد آپ باہر نکلے تو ایک گھڑ سوار آتا دکھائی دیا اور للکار کر بولا کہ کوئی اس شخص کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس شخص کا دبدبہ اتنا تھا کہ مجمع منتشر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ میں دعوت الی اللہ کے لئے کئی دیہات میں گیا ہوں لیکن اس نوجوان کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء)

☆حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ قادیان آئے مگر آپ کے والد صاحب حضرت مسیح موعود سے واپس بھیجنے کا وعدہ کر کے بھائی جی کو ساتھ لے گئے۔ گھر جا کر آپ پر بہت سختیاں کیں اور ادائیگی نماز سے بھی روکا گیا چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:-

"ایک زمانے میں مجھے فرائض کی ادائیگی تک سے محروم کرنے کی کوششیں کی جاتیں............ اس زمانہ میں بعض اوقات کئی کئی نمازیں ملا کر یا اشاروں سے پڑھتا تھا۔ ایک روز علی الصبح میں گھر سے باہر قضائے حاجت کے بہانے سے گیا۔ گیہوں کے کھیت کے اندر وضو کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک شخص کدال لئے میرے سر پر کھڑا رہا۔ نماز کے اندر تو یہی خیال تھا کہ کوئی دشمن ہے جو جان لینے کے لئے آیا ہے۔ لہٰذا میں نے نماز کو معمول سے لمبا کر دیا اور آخری نماز سمجھ کر دعاؤں میں لگا رہا۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ایک مزدور تھا کشمیری قوم کا۔ جو مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور جب میں نماز سے فارغ ہوا تو نہایت محبت اور خوشی کے جوش میں مجھ سے پوچھا۔ منشی جی! کیا یہ پکی بات ہے کہ آپ (احمدی) ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے (احمدیت) پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لئے گواہ بنا کر بھیجا ہے اور کم از کم تم میرے (دین) کے شاہد رہو گے۔

(رفقاء احمد جلد 9 ص 64)

☆چوہدری حبیب اللہ صاحب شہید آف چک حسن ارائیں کا آخری عمل وضو اور نماز تھا۔

اپنے گاؤں سے قریبی قصبہ "قبولہ" میں آپ کا بک ڈپو تھا اور آپ قبولہ جماعت کے امام الصلوۃ مقرر تھے۔ آپ معمول کی نمازیں اور نماز جمعہ قبولہ میں ہی ادا کرتے تھے۔

13 جون 1969ء کو جب آپ قبولہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس گاؤں میں آئے تو ان کی اہلیہ نے کہا آج زمین پر نہ جانا۔ میں نے سنا ہے کہ مخالفوں نے آپ سے لڑائی کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ مگر آپ نے کہا جب میں نہیں لڑوں گا تو وہ خواہ مخواہ کیسے لڑیں گے۔ چنانچہ آپ خالی ہاتھ اپنی زمینوں کی طرف چل پڑے۔

جمعہ کے روز پانی لگانے کی ان کی باری تھی مگر آپ کے ایک بہنوئی نے ان کا پانی اپنی زمینوں کو لگا لیا۔ آپ نے جا کر دیکھا تو اپنے ایک مزارع کو جو برہم ہو رہا تھا کہا "یہ بھی تو اپنے ہی کھیت ہیں، انہیں پانی لگا دو" پھر خود وہیں نالے پر وضو کرنے لگ گئے۔ نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا۔ ابھی وضو کر کے واپس کھیتوں میں جا رہے تھے کہ ان کے چچا زاد اور چند دوسرے مخالف للکارتے ہوئے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے۔ آپ چونکہ گتکے کے ماہر تھے اس لئے ان سے ہی ایک لاٹھی چھین کر اپنا دفاع کرنے لگے۔ آپ کے ایک بہنوئی نے جب یہ دیکھا تو وہ برچھی سے ان پر حملہ آور ہوا۔ برچھی آپ کے پیٹ میں لگی۔ جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کے ایک کزن جو آپ کی مدد کو آئے تھے انہیں بھی برچھی لگی۔ اس دوران جب کہ آپ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے تھے۔ گاؤں سے آپ کی برادری کی ایک منافق عورت جو گاؤں میں نیک بی بی کے نام سے مشہور تھی دودھ کا گلاس لائی اور مرحوم کے منہ سے لگا دیا کہ پی لو۔ مرحوم نے اس زہریلے دودھ کے چند گھونٹ پی لئے آپ کو ہسپتال پہنچانے کے لئے لوگ اٹھا کر شہر کی طرف لے جا رہے تھے کہ آپ رستہ میں ہی قربان ہو گئے۔ بوقت قربانی آپ کی عمر اکتیس سال تھی۔

(ماہنامہ الفضل 21 ستمبر 1999ء)

☆میجر منیر احمد صاحب شہید جماعت کے قابل فخر سپوت تھے 1965ء کی جنگ میں لاہور کے محاذ پر مسلسل دو دن اور دو راتیں دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ 21 ستمبر کو دشمن کی طرف سے گولہ باری تھمی تو انہیں ہدایت ملی کہ وہ پیچھے مورچوں میں جا کر آرام کر لیں میجر منیر احمد بادل نخواستہ اپنے مورچے سے نکلے اور مورچے کے قریب ہی نماز عشاء کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے گولہ باری کا سلسلہ شروع ہو گیا اور میجر منیر احمد دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔

(الفضل 7 نومبر 65ء)

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کی طبیعت کے بارہ میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے انہیں ایک لمبا جواب دیا جس میں اللہ سے اپنی محبت کی کیفیات کا ذکر تھا اور جواب کے آخر میں فرمایا و قرۃ عینی فی الصلاۃ میرا حال کیا پوچھتے ہو میرا تو حال یہ ہے کہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے میری روح کو سکون ملتا ہے تو ان لمحات میں جن میں میں اپنے مولیٰ کے حضور نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔

(الشفاء قاضی عیاض)

گھٹیالیاں کے نمازی

30 اکتوبر 2000ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں فجر کی نماز کے بعد فائرنگ کی گئی جس میں 5 احمدی شہید اور کئی زخمی ہو گئے یہ سب نماز پنجگانہ کے عادی تھے۔ ان میں سے محترم عطاء اللہ صاحب نے پہلے بیت الذکر میں ہی نماز تہجد ادا کی اور پھر فجر کی نماز میں شامل ہوئے۔ 16 سالہ شہزاد احمد نے نماز کے لئے اپنے تین چھوٹے بھائیوں کو اٹھایا اور نماز پر لے کر گیا۔ 70 سالہ نصیر احمد صاحب جو شدید زخمی ہوئے نماز کے بہت پابند ہیں اور صبح کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ دیگر نمازیں بھی بروقت بیت الذکر میں ادا کرتے ہیں۔

ان سب خوش نصیبوں کو بیت الذکر میں نماز کے بعد دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔

(الفضل 13 نومبر 2000ء)

گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے
وہ ساتھ قصے بھی جبل متیں کے لائی ہے
وہ سرزمین چونڈہ ہو چک سکندر ہو
ہر اک مقام پہ رسم وفا نبھائی ہے

تخت ہزارہ کے جانثار

10 نومبر 2000ء کو تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ بیت الذکر میں پانچ احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ عشاء کی نماز کے بعد اڑھائی سو افراد اسلحہ اور ڈنڈے لے کر پہنچ گئے۔ پہلے بیت الذکر کی دیوار گرائی پھر اندر گھس گئے، چھت پر چڑھ گئے احمدی خواتین کو تو بڑی مشکل سے گھروں میں بھیج دیا گیا مگر 5 احمدیوں کو بڑے ظالمانہ طریق پر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

یہ تارے تخت ہزارے کے چمکیں گے روز محشر تک
اس خاور سے جو ابھرے ہیں پہنچیں گے دوسرے خاور تک
وہ مر بھی گئے اور جی بھی گئے زخموں کو ہمارے سی بھی گئے
جو آب حیات وہ پی بھی گئے کب تیری تگ اس ساغر تک

(الفضل 13 دسمبر 2000ء)

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

محترم سید میر مسعود احمد صاحب کی ہمہ گیر شخصیت

سید میر مسعود احمد صاحب نے ساری عمر خدمت دین میں گزاری- آپ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم (اماں جان) کے بھائی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے منجھلے بیٹے تھے-

حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کے خاندان سے ہونے کی وجہ سے خاکسار کا سید میر مسعود احمد صاحب سے غائبانہ تعارف تو بہت پہلے سے تھا آپ سکنڈے نیوین ممالک میں خدمت دین پر مامور کئے گئے تھے- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں ڈنمارک میں کوپن ہیگن کے مقام پر بیت "نصرت جہاں" بنی- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور سکنڈے نیوین ممالک کے دورے بھی فرمائے-

سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں بیت ناصر کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح فرمایا ان دوروں کے دوران سید میر مسعود احمد صاحب کے بھی تذکرے ملتے ہیں اور الفضل اور خالد وغیرہ کے سپیشل نمبروں میں تصاویر نمایاں ہیں- ان ملکوں میں مقدور بھر خدمت کی توفیق پا کر خلافت رابعہ کے آغاز پر آپ واپس پاکستان تشریف لائے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان آنے کے بعد سید میر مسعود احمد صاحب کو وکیل صد سالہ جشن تشکر مقرر فرمایا-

1983ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر تحریک جدید کے احاطہ میں عالمی شوریٰ ہوئی خاکسار بھی سلطنت آف عمان کی طرف سے شوریٰ کا نمائندہ تھا- سید میر مسعود احمد صاحب نے اس موقع پر صد سالہ جوبلی کی رپورٹ پیش کی-

منصوبہ اشاعت صد سالہ جشن تشکر

خاکسار ان دنوں سلطنت عمان میں تھا جب سادہ کاغذ پر لکھا ہوا ایک خط موصول ہوا جس کا مضمون یہ تھا کہ انہوں نے خاکسار کا ایڈریس خاکسار کے گھر سے لیا ہے اور یہ کہ خاکسار کا پاکستان آنے کا کیا پروگرام ہے خط کے نیچے نام اچھی طرح نہیں پڑھا جا رہا تھا اس لئے خاکسار نے اندازے سے میر مسعود احمد صاحب کو ہی جواب لکھا اس کے بعد ان کی طرف سے ایک خط ملا جس کا مضمون یہ تھا-

کہ اوپر سے تجویز منظور ہوئی ہے کہ حضرت ناصر کے حالات زندگی اور سیرت لکھنے کا کام آپ کے سپرد کیا جائے اور آپ اسے مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم مرزا انس احمد صاحب کی زیر ہدایات اور مشورہ سے کریں- لہٰذا آپ اپنے پروگرام سے مفصل اطلاع دیں- اس کے بعد باقاعدہ صدر سالہ احمدیہ جوبلی سٹینڈنگ کمیٹی کی منظور شدہ تجویز پر مشتمل خط ملا جس کے نیچے سید میر مسعود احمد صاحب کے دستخط اور وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مہر لگی ہوئی تھی ستمبر 1987ء میں خاکسار پاکستان آیا تو صد سالہ احمدیہ بلڈنگ "بیت الاظہار" میں سید میر مسعود احمد صاحب سے باقاعدہ ملاقات کی اور جب حیات ناصر کی تصنیف کا کام آگے بڑھا تو ملاقاتوں کا سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھنے لگا-

حیات ناصر کی تصنیف میں محترم سید میر مسعود احمد صاحب کی بے حد رہنمائی مجھے حاصل ہوتی رہی- آپ نے اپنے دفتر سے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ خطبات اور تقاریر پڑھنے کے لئے دیں جن سے عاجز نے بے حد استفادہ کیا-

کمیٹی کی نظر ثانی کے بعد جب طباعت کا مرحلہ آیا تو بعض احباب کا خیال تھا کہ اس مسودے میں تشنگی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پوری شخصیت نہیں ابھرتی- اس پر آپ نے رائے دی کہ کیا چودہ سو سالوں میں لکھی گئی سیرت النبیؐ کی تمام کتابوں میں مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت آ گئی ہے؟ آغاز تو ہونے دیں- بعد میں اور کئی لوگ لکھیں گے- چنانچہ حیات ناصر کی تصنیف واشاعت میں آپ کا بہت بڑا ہاتھ ہے- اپنے بزرگ دادا حضرت میر ناصر نواب صاحب والی نظم جو انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی پیدائش پر گوجرانوالہ وغیرہ کے جماعتی دورے کے دوران لکھی تھی آپ نے ہی عنایت فرمائی جو 1909ء کی ہے-

اس کا آخری شعر یہ ہے

میرے پودوں میں پھل لگائے خدا
مجھ کو دادا بھی اب بنائے خدا

اس دعائیہ نظم کے اعتبار سے آپ بھی حضرت میر ناصر نواب صاحب کی دعاؤں کا ثمرہ تھے کیونکہ ان کے پوتے تھے

علم دوست شخصیت

سید میر مسعود احمد صاحب بہت بڑی علمی شخصیت تھے آپ کو حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی کتب اور سلسلہ کی تاریخ کا بڑا گہرا اور بڑا وسیع علم تھا- اکثر پرانے احمدی خاندانوں کو تفصیل سے جانتے تھے- جب بھی کوئی احمدی نوجوان ملتا- پوچھتے کس کے پوتے یا نواسے ہیں؟ کس جگہ کے ہیں؟ اگر وہ علاقہ یا ضلع بتاتا تو اسے اس کے آباؤ اجداد کا گاؤں بتاتے کہ وہاں کے تھے اور ان کے فلاں رشتہ دار فلاں ہے اور اس کی کسی جماعتی خدمت یا جماعتی حوالے کا ذکر فرماتے- جب خاکسار بلوچستان ٹرانسفر ہو کر گیا تو والیٔ قلات کی بیعت کے بارہ میں تفصیل بتائی کہ تذکرہ میں اس طرح ذکر ہے اور 1953ء میں جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کی عدالت میں حضرت مصلح موعود نے اس طرح جواب دیا اور والیٔ قلات کے خط کا عکس عدالتی کارروائی میں چھپا ہوا ہے- چنانچہ انہیں کی راہنمائی میں خاکسار نے رسالہ خالد کے لئے "بلوچستان کی تاریخ کا ایک گم شدہ ورق" کے عنوان سے مضمون لکھا جو کہ چھپا ہوا ہے-

خلافت لائبریری ربوہ میں مشاغل

خاکسار کی اکثر اتوار کے روز ان کے ساتھ خلافت لائبریری ربوہ میں ملاقات ہوتی جب بھی کسی موضوع پر بات ہوتی فوراً کتاب منگوا کر حوالہ دکھاتے- ایک بار صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے ساتھ حضرت زیدؓ کے بارے میں علمی بحث ہو رہی تھی فرمانے لگے میاں تم نے حضرت مسیح موعود کا حوالہ نہیں پڑھا- پھر مجھے کہا کہ مسیح موعود کی تفسیر کی جلد لے آئیں اور سورۃ احزاب میں اس مضمون پر حضرت مصلح موعود کا حوالہ نکال کر انہیں دیا کہ یہ پڑھیں جو آریہ دھرم اور نور القرآن (کتب مسیح موعود) میں سے تھا- چنانچہ انہوں نے وہ صفحات پڑھے اور ان کی تسلی ہو گئی-

آپ اکثر لائبریری میں سلسلہ کی تصاویر کے البم بنا رہے ہوتے اور بہت اہم تصاویر آپ نے الگ الگ البموں میں محفوظ فرمائیں- پھر آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید اور دیگر بزرگان پر کتابیں لکھیں جن میں سے بعض قسط وار انٹرنیشنل الفضل لندن میں شائع ہوئیں- ایک بار اپنے قلمی نسخوں کی خاکسار کو فہرست بھی دی کہ یہ لائبریری میں موجود ہیں- ایک بار عاجز نے ان تصانیف کی کتابی شکل میں اشاعت کا پوچھا فرمانے لگے حضرت صاحب کو بھجوا دی ہیں- حضور پسند فرمائیں گے تو شائع کروا دیں گے جیسے حضور کی مرضی ہو گی-

خلافت احمدیہ کے ساتھ عقیدت

اور اخلاق فاضلہ

آپ خلافت کے ساتھ بہت عقیدت محبت اور عشق رکھتے تھے اور اطاعت کے بے پناہ جذبہ سے سرشار تھے- ایک بار دعا کے لئے کہا- دعا کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک واقعہ سنایا اور بھیرہ کی زبان کے الفاظ میں ایمان افروز فقرہ زبانی (یا پڑھ کر) سنایا اور شدت جذبات سے آپ کے آنسو نکل آئے بہت محبت کرنے والے وجود تھے- وسیع النظر اور وسیع القلب تھے- درویش صفت بزرگ تھے- ان سے جتنی بے تکلفی سے باتیں کر لیتے تھے کسی اور سے نہیں کر سکتے تھے- ہمیشہ مسکرا کر بات کرتے اور طبیعت میں پاکیزہ مزاح تھا-

میرے دو چھوٹے بھائیوں کے ولیمے پر ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے- میں نے دونوں چھوٹے بھائیوں سے ملوایا جن کی شادی ہوئی تھی- فرمانے لگے کیسے پتہ لگے گا کہ اس محفل میں یہ دولہے ہیں- ان کے گلے میں ہار ہونے چاہئیں-

اکثر گرمیوں میں ایک ہاتھ میں چھتری اور دوسرے میں کپڑے کا تھیلا ہوتا- کبھی پیدل اور کبھی بائیکل پر نظر آتے- بڑے وقار سے پیدل چل رہے ہوتے- کبھی کبھی بیماری کی وجہ سے دفتری گاڑی بھی انہیں گھر سے لائبریری اور لائبریری سے گھر لے جاتی ایک دو بار خاکسار کو بھی انہیں رستے سے اپنی گاڑی پر بٹھا کر گھر چھوڑنے کی سعادت نصیب ہوئی- بہت قانع وجود تھے- سادہ لباس- چہرے پر مسکراہٹ کا نور برستا تھا- بہت اچھی شخصیت کے مالک تھے- رنگ سفید تھا- ہم نے حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کو تو نہیں دیکھا لیکن تصویر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اپنے تینوں بھائیوں میں سے سید میر مسعود احمد صاحب اپنے والد محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے- چوڑا چہرہ- اچھا قد- نکھری ہوئی رنگت

ہر ایک کو محبت اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے- طبیعت میں انکساری اور سادگی تھی- ہر ایک سے ہنس کر اور بڑھ کر ملتے تھے- کبھی کسی کو نظر انداز نہیں کیا- جو مسئلہ پوچھا بڑی خوشی سے اور بڑی بشاشت سے جواب دیا- دمہ کی تکلیف شاید ان کو ٹھنڈے ممالک (سکنڈے نیوین ممالک) میں کام کرنے کی وجہ سے ہو گئی تھی اس لئے زیادہ پبلک میں نہیں آتے تھے- مشاورت پر تحریک جدید کے وکلاء کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اور جب کوئی سیشن ختم ہوتا تو کچھ دیر توقف فرماتے تا کہ ہجوم کم ہو جائے اور آسانی سے چل سکیں-

ان کے بڑے صاحبزادے کے مطابق ایک دفعہ سے زیادہ ان کا پراسٹیٹ گلینڈ کا آپریشن ہوا- دمہ کی تکلیف بھی تھی- ایک ڈیڑھ سال زیادہ تر گھر پر ہی رہتے اور کسی موضوع پر ریسرچ کرتے رہتے- ان کے بیٹے نے ایک بار بتایا کہ "کرشن" پر ریسرچ کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے الہامات اور تحریرات سے استفادہ کر رہے ہیں- امید ہے ان کے علمی کاموں کی تفصیل ان کی بیگم صاحبہ یا ان کی اولاد میں سے کوئی لڑکا سامنے لائے گا یا ان کا کوئی شاگرد رشید-

آپ حضرت اماں جان کے بھتیجے تھے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم

باقی صفحہ 6 پر

عالمی تجارتی میلہ "سبعہ سبعہ" تنزانیہ میں

احمدیہ بکسٹال

رپورٹ: اکرام اللہ جوئیہ، مربی سلسلہ دارالسلام، تنزانیہ

محض خداتعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ تنزانیہ حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ حقیقی دین کا پیغام زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کے لئے ہرممکن دستیاب ذرائع استعمال کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ تنزانیہ کا یکم جولائی سے 7؍جولائی تک منعقد ہونے والا تجارتی میلہ ہے جس میں جماعت احمدیہ تنزانیہ احمدیہ یوتھ ایسوسی ایشن کے نام سے ایک سٹال لگاتی ہے جس کے ذریعہ سے لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔

تجارتی میلے کی تاریخ

سبعہ سبعہ کا مطلب ہے سات سات یعنی ساتویں مہینہ کی سات تاریخ (7؍جولائی)۔ آج سے اڑتمیں سال قبل مشرقی افریقہ کے ایک نوجوان معلم جولیس نائیریرے (Mwl. Julius Nyerere) نے ایک پارٹی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین (Tanu) قائم کی۔ اس پارٹی نے آناً فاناً پورے ملک میں مقبولیت حاصل کرلی اور بالآخر اسی پارٹی کی کوششوں سے 1961ء میں انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔ اس طرح تنزانیہ کا ملک معرض وجود میں آیا۔

شروع شروع میں 7؍جولائی کا دن یوم کسان کے طور پر منایا جاتا رہا۔ لیکن 1968ء میں اس نے عالمی تجارتی میلے کی شکل اختیار کرلی۔ اب ہرسال جولائی کے پہلے سات دن یہ تجارتی میلہ منعقد ہوتا ہے جس میں سٹالوں اور دکانوں پر مختلف اشیاء سستے داموں فروخت کی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف ملک کے کونے کونے سے لوگ اس میلہ میں آتے ہیں بلکہ پڑوسی ملکوں سے بھی ایک بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔

خوبصورت جدید پویلین اور سٹال اس میلے کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک اپنے اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ امسال چین، جاپان، سعودی عرب، یمن، ایران، انڈیا، پاکستان، ملائیشیا، کینیا اور برطانیہ کے سٹال خاص توجہ کے حامل تھے۔

اس میلے کے افتتاح کے لئے تنزانیہ کی گورنمنٹ کسی پڑوسی ملک کے صدر کو مدعو کرتی ہے۔ امسال 30؍جون 2002ء کو اس میلے کا افتتاح بوٹسوانا (Botswana) کے صدر مملکت Mr.Festus Mogae نے کیا۔

جماعت احمدیہ کا سٹال

خداتعالیٰ کے فضل سے اس عالمی تجارتی میلہ میں شروع ہی سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا بھی ایک سٹال احمدیہ یوتھ ایسوسی ایشن کے نام سے لگتا ہے جس کے لئے ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا ہے جوکہ میلے کے ایک چوک میں واقع ہے۔ اس ہال کی بیرونی دیوار پر احمدیہ یوتھ ایسوسی ایشن تنزانیہ کا خوبصورت بورڈ اور جماعت کا حسین ودلکش جھنڈا ہر گزرنے والے کی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔ امسال اس سٹال کی ذمہ داری مکرم میاں غلام مرتضیٰ صاحب کے سپرد کی گئی تھی۔

ہر ہفتہ اور اتوار کو اجتماعی وقار عمل کیا جاتا رہا جس میں خدام اور انصار ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ اس وقار عمل کے ذریعہ ہال کا رنگ وروغن، تزئین وآرائش اور ہال کے اردگرد کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ اس طرح جماعت نے وقار عمل کی برکت سے لاکھوں شلنگ کی بچت کی۔

وقار عمل کے ذریعہ ہی جماعتی سٹال کے ساتھ عارضی طور پر ایک بیت الذکر تعمیر کی گئی۔ یہ بیت سبعہ سبعہ میلہ میں واحد بیت الذکر تھی جس میں عورتوں کے لئے پردہ کی رعایت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سہولت موجود تھی۔ چنانچہ اس احمدیہ بیت میں بغیر کسی امتیاز کے ہرفرقہ کے لوگ آکر نماز پڑھتے رہے اور یہ بیت سارا دن نمازیوں سے کھچاکھچ بھری رہتی۔

30؍جون کو اس کا افتتاح ہوا جماعت احمدیہ کے سٹال کی مقبولیت دیکھتے ہوئے دوسرے فرقوں کی ایک امیر تنظیم باکواٹا (Bakwata) نے ایک سٹال چند سال قبل شروع کیا تھا لیکن غیرمنظم اور غیرقانونی حرکتوں کی وجہ سے اس سٹال کو گورنمنٹ نے بند کردیا۔ اسی طرح ایک سٹال کیتھولک فرقے کا تھا، اسے بھی بند کردیا گیا۔ اب اُن دونوں جگہوں پر شراب خانے چل رہے ہیں۔ اب اس تجارتی میلہ میں صرف ایک ہی مذہبی سٹال ہے جوکہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کا ہے۔

شعبہ سمعی بصری

شعبہ سمعی بصری نے احمدیہ سٹال کے ساتھ ایم ٹی اے (MTA) کا بورڈ لگایا جہاں لوگوں کو بتایا جاتا تھا کہ یہ واحد دینی چینل ہے جو دنیا بھر میں احمدیت کا پیغام پہنچا رہا ہے۔

اس شعبہ نے سٹال میں ویڈیو اور آڈیو کا انتظام کیا تھا۔ مختلف اوقات میں ٹی وی پر سواحیلی زبان میں مختلف پروگرامز دکھائے جاتے رہے جن میں حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے علاوہ ایم ٹی اے کے سواحیلی پروگرام بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ محترم امیر صاحب کے حالیہ مناظروں کی کیسٹس بھی ٹیلیویژن پر دکھائی گئیں جس میں لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ لوگوں نے ان تاریخی مناظروں کی کیسٹس ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔

اس شعبہ نے ہال کے باہر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا تھا جس کے ذریعہ جماعت کا تعارف، کتب کا تعارف، آڈیو کیسٹس، عربی قصیدہ، سواحیلی اور اردو نظمیں پیش کی جاتی رہیں۔ اسی طرح باقاعدہ پانچ اوقات کی ندائیں اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا افریقن لہجہ میں ورد پیش کیا جاتا رہا جوکہ ماحول میں ایک خاص قسم کا سرور گھولتا رہا۔

نمائش

خدام الاحمدیہ نے ہال کے اندرونی حصوں کو حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر، تنزانیہ میں بیوت الذکر کی تصاویر، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دورہ تنزانیہ کی تصاویر سے مزین کیا۔

اس میلے میں کتب کی نمائش بھی کی گئی جس میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نمونے، عربی، انگریزی، اردو اور سواحیلی زبانوں میں مختلف کتب اور جماعتی لٹریچر رکھا گیا۔ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے زائرین کو روزانہ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں مکرم عبدالناصر منصور صاحب، خاکسار اکرام اللہ جوئیہ مربیان سلسلہ اور مکرم علی محمد راشدی معلم اور دیگر خدام نمائش کا تعارف اور دعوت دین دیتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق امسال پانچ لاکھ سے زائد افراد نے نمائش سے استفادہ کیا۔

''جماعت احمدیہ کا تعارف'' اور ''امام الزمان کا ظہور'' کے عنوان سے سواحیلی زبان میں 15 ہزار سے زائد پمفلٹ اور کتب تقسیم کی گئیں۔ امسال سٹال کے موقع پر عرب لوگوں نے احمدیت میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جس وجہ سے سینکڑوں کی تعداد میں عربی لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نمائش گاہ میں ٹھنڈے سوڈے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ تھک ہار کر جب احمدیہ سٹال پر پہنچتے تو ان کی ٹھنڈے سوڈے سے تواضع کی جاتی۔

ٹی وی پر اشاعت

احمدیہ بک سٹال کو ملکی ٹی وی CEN پر تینوں دن کوریج دی گئی جس میں بک سٹال کا تعارف اور جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

نمائش کے ساتھ کچھ کتب فروخت کے لئے بھی رکھی گئی تھیں۔ امسال خدا کے فضل سے چھ لاکھ شلنگ سے زائد کی کتب فروخت ہوئیں۔

ایک عرب بزرگ نے خاکسار سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ تنزانیہ میں کروڑوں مومن آباد ہیں لیکن کسی کو سٹال لگانے کی توفیق نہیں ملتی۔ یہ عظیم کارنامہ آپ کی جماعت ہرسال انجام دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کی جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جماعت احمدیہ واقعی دین کی بے لوث خدمت کررہی ہے۔

ایک باپردہ عرب عورت جو اپنی بیٹیوں اور بہوؤں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آئی تو وضو اور باپردہ نماز پڑھنے کے انتظام کو دیکھ کر بے ساختہ جماعت کو دعائیں دینے لگی اور اس خوشی کی وجہ سے جماعتی کتب قیمتاً خرید کر واپس گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ سٹال بہت کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں میں برکت ڈالے اور باثمر بنائے اور تنزانیہ میں جماعت کو عظیم ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 11؍اکتوبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 5

صاحبہ کی تحریروں سے بھی (جو اس عاجز کی نظروں سے گزری ہیں) یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ہردو بزرگ خواتین اپنے اس ماموں زاد بھائی کے ساتھ بہت محبت کرتی تھیں جوکہ عمر کے لحاظ سے ان کے بچوں کے برابر تھے۔ آپ کی والدہ حضرت صالحہ خاتون صاحبہ بنت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن ابن حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی تھیں جن کی حضرت مصلح موعود نے حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ کے ذکر کے ساتھ بہت تعریف فرمائی ہے۔ غرض آپ کی رگوں میں سلسلہ عالیہ کے اہم وجودوں کا خون تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور آپ کے جملہ لواحقین کا حافظ وناصر ہو اور اپنے فضل اور رحم سے ان کے ساتھ رأفت اور محبت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد اور ان کے شاگردوں اور محبوں کو ان جیسی خوبیوں اور علم وعرفان اور اخلاق حسنہ سے نوازے۔ آمین

طبعی جغرافیہ

ایک نظام شمسی بھی ہوتا ہے جس میں سورج اپنے گرد گھومتا ہے۔ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے۔ لیکن چاند غریب کے گرد کچھ بھی نہیں گھومتا۔ ہمیں چاند سے ہمدردی ہے۔ سارے ستارے چمکتے ہیں اور سیارے سیر کرتے ہیں۔ ویسے نظام شمسی کے سارے ممبر صبح سے شام تک کچھ کام نہیں کرتے۔ اِدھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ افواہ ہے کہ ان کے گھومنے سے موسم بدلتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ جب خنکی بڑھ جائے تو سردی کا موسم آجاتا ہے اور جب دھوپ بڑھ جائے گرمیاں آجاتی ہیں۔ یہ طبعی جغرافیہ ہے۔

(شفیق الرحمان کی کتاب "پرواز" سے اقتباس)

میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ

عدالتی وقانونی امور میں گواہوں کی احتیاط

زندگی کے بہت سے معاملات بعض اوقات اختلافات کی زد میں آ جاتے ہیں- نکاح - ولدیت اور وراثت تک کے معاملات میں بعض اوقات قضاء اور عدالت کے مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے- اور کسی بھی مقدمہ میں کامیابی کی بنیاد پیش کردہ شہادت ہوا کرتی ہے اور معاملات و معاہدات کا یہی وہ پہلو ہے جسے ابتداء میں نظرانداز کر دیا جاتا ہے- جب کوئی معاملہ طے کیا جا رہا ہوتا ہے تو ذمہ دار اشخاص کی بجائے ہر ایرے غیرے کو گواہ بنالیا جاتا ہے اور ایسے لوگ بوقت گواہی ریت کی دیوار سے بھی کمزور ثابت ہوتے ہیں اور فریق مخالف کے رعب' خوف' دھمکیوں یا اس سے کسی بھی قسم کی منفعت یا وعدۂ منفعت کے باعث اول تو گواہی دینے سے ہی انکار کر دیتے ہیں اور اگر گواہی دے بھی دیں تو نیم دروں نیم بیروں اصول کے تحت شہادت دیتے ہیں- بیان ایک فریق کے حق میں دے دیتے ہیں اور جرح دوسرے فریق کی تسلیم کر لیتے ہیں- یہ بھی ہوتا ہے کہ فریقین کو خوش رکھنے کیلئے ''مجھے یاد نہیں-'' ''مجھے علم نہیں-'' ''مجھے بھول گیا ہے-'' ''شائد ایسا ہی تھا یا نہ تھا-'' ''میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا-'' کی ضرر رساں وصطلاحیں استعمال کرتے ہیں- یہ بھی ہوتا ہے کہ پوری تفصیلات درست طور پر بیان کرتے ہیں مگر بنیادی ایک بات کا انکار کر دیتے ہیں مثلاً عدم ادائیگی حق مہر کی بابت مکمل شہادت دیں گے مگر یہ بھی کہہ دیں گے کہ حق مہر ان کے سامنے مقرر نہ ہوا تھا- کسی دستاویز پر اپنے دستخط بطور گواہ درست تسلیم کریں گے مگر کہہ دیں گے کہ رقم میرے سامنے ادا نہ ہوئی تھی- دستاویز لکھی ہوئی تھی- مجھے فلاں نے کہا میں نے دستخط کر دیئے وغیرہ- اور اس طرح مقدمہ کا ستیاناس کر کے رکھ دیں گے- لہٰذا ضروری ہے کہ کسی بھی معاملہ میں خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری- ذمہ دار- معقول باکردار لوگوں کو گواہ بنایا جاوے کیونکہ ممکن ہے مستقبل میں ان کی شہادت کی ضرورت پیش آ جاوے- بے کردار یا بدکردار گواہان سے اور اس ٹولہ کی شہادت سے جن کو تھانہ' کچہری کا واقف کہا جاتا ہے' ناکامی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں کیونکہ یہ پیشہ ور لوگ بار ہا شہادت دے چکے ہوتے ہیں جس کا علم فریق مخالف کو ہوتا ہے جو زبانی جرح میں یا دستاویزی شہادت کے ذریعہ یہ حقیقت صفحہ مسل پر لے آتا ہے جس کے بعد ان کی شہادت قانوناً پایۂ اعتماد سے گر جاتی ہے اور عدالت انصاف کا پاک ذہن اسے پایۂ استعمار سے ٹھکرا دیتا ہے اور گواہان کی عملاً حالت یہ ہے کہ پچھلے دنوں ایک وثیقہ نویس راجن پور نے عدالت میں اپنا ایک ایسا رجسٹر اپنے بیان میں پیش کیا جس میں دوسو سے زائد دستاویزات کے وہی دو گواہ تھے جو اس روز بھی میری مؤکلہ کے خلاف گواہی دینے کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے- انہوں نے بیان دیا کہ میری مؤکلہ نے فریق مخالف سے رقم وصول کی تھی اور اپنے مکان کا اقرار نامہ بیع لکھ دیا تھا اور یہ کہ ان کے سامنے اس نے اپنے انگوٹھے ثبت کئے تھے- میری جرح کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ انگوٹھا لگانے والی خاتون کو پہلے سے نہ جانتے تھے- کسی نے کہا تھا کہ وہ میری مؤکلہ ہے اور یہ کہ وہ خاتون اس وقت برقعہ میں تھی- اس کے بعد بھلا میری مؤکلہ کے خلاف فیصلہ کیسے ہو سکتا تھا اور فاضل عدالت نے فریق ثانی کی اپیل بھی خارج کر دی-

یہ خیال بھی رکھنا چاہئے کہ جسے گواہ مقرر کیا جا رہا ہو وہ قاذف قرار نہ دیا گیا ہو کیونکہ اب قاذف کی شہادت قبول نہیں کی جاتی بلکہ اب تو شفع کے مقدمات میں بھی مدعی کو ثابت کرنا پڑتا ہے کہ اس نے بیع کا علم ہونے سے 14 یوم کے اندر جو نوٹس مشتری کو دیا تھا اس کے دونوں گواہان ''صادق'' بھی ہیں- اگر گواہان نوٹس کاذب ثابت ہوں تو دعویٰ شفع خارج کر دیا جاتا ہے- پچھلے دنوں ایک گواہ نے کہا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تھا تو اسے اس بات کا علم ہوا تھا- فاضل کونسل فریق ثانی نے اس سے پوچھا کہ دعائے قنوت سناؤ اگر آتی ہے تو اس نے کہا کیوں نہیں آتی اور پھر اس نے سورۃ فاتحہ سنا دی- اس لئے گواہ مقرر کرتے وقت ہر طرح کی احتیاط کر لینی چاہئے حیرت تو یہ ہے کہ ملک کا کوئی نظام اس ظلم کا نوٹس نہیں لیتا اور جھوٹے گواہان کے ذریعہ نسب بدل دیئے جاتے ہیں- سیدنا حضرت عمرؓ نے تو چار گواہان میں سے تین گواہان کو خلاف قواعد شہادت دینے پر کوڑوں کی سزا سنا دی تھی اور ایک ہم ہیں کہ چار ہزار جھوٹے گواہان میں سے کسی ایک کو بھی مستوجب سزا قرار نہیں دیتے حالانکہ قانون میں دفعہ 182/193 ت- ب کے تحت ایسا کیا جا سکتا ہے- کتنے ہی دکھ کی بات ہے کہ سال 1984ء سے ملک میں تزکیۃ الشہود کا قانون نافذ ہے اس کے باوجود عملی حقیقت یہ ہے کہ سناک گواہان من مانی کرتے پھرتے ہیں- چار معصوم ملزمان پر ایک فوجداری مقدمہ تھا- ملک کی ایک نامی گرامی مذہبی تنظیم کے ایک ضلعی جنرل سیکرٹری اپنی پوری سج دھج کے ساتھ ان کے خلاف بطور گواہ پیش ہوئے- چونکہ وقوعہ ہوا ہی نہ تھا لہٰذا ان کا بیان مبنی برصداقت ہی نہ تھا- اس گواہ نے کہا کہ ملزمان نے اس کے سامنے ارتکاب جرم کیا تھا- عدالت لوگوں سے بھری ہوئی تھی میں نے یکا یک گواہ سے کہا کہ ان حاضر لوگوں میں سے ملزمان کو شناخت کریں- یہ کہتے ہوئے میں نے اپنا بازو اور ہاتھ اس طرح لہرایا کہ عدالت میں موجود سب لوگوں کی طرف اشارہ ہو گیا- اس بزرگ محترم کی نگاہیں کچھ دیر تو معصوم ملزمان کو اس مجمع میں تلاش کرتی رہیں اور پھر انہوں نے فرمایا کہ میں صرف ایک ملزم کو شناخت کرتا ہوں جو آپ کے پاس کھڑا ہے ان کا یہ جواب سن کر فاضل عدالت ایک لمحہ کے لئے سکتہ میں آ گئی- فاضل افسر کچھ دیر تک سراسیمگی اور حیرت سے گواہ کی طرف دیکھتے رہے اور پھر یہ حقیقت انہوں نے ہمیشہ کیلئے عدالتی ریکارڈ میں محفوظ کر دی- کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹا گواہ بالآخر پکڑا جاتا ہے اور اس سے مقدمہ کو شدید نقصان ہوتا ہے-

واضح رہے کہ کسی بھی دستاویز کا لکھنے والا بھی اس تنازعہ کا ایک اہم گواہ بلکہ بعض صورتوں میں اہم ترین گواہ ہوتا ہے- لہٰذا ہر کس و ناکس سے کوئی معاہدہ وغیرہ لکھوالینا بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے- بعض عرضی نویس اور وثیقہ نویس بھی بسا اوقات انتہائی جھوٹی شہادت دے دیتے ہیں- لہٰذا ضروری ہے کہ تقرر گواہان کو محض رسمی کارروائی نہ سمجھا جائے بلکہ انتہائی اہم معاملہ تصور کرتے ہوئے ان کا تقرر کیا جاوے تاکہ مستقبل میں احیائے حق ہو سکے-

---

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

✿ مکرم عبدالمنان صاحب (آئس کریم والے) ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم غلام محمد نصیر صاحب مرحوم آف ڈرگ کراچی مورخہ 26 دسمبر 2002ء کو بعارضہ قلب بعمر 62 سال وفات پا گئے- اگلے روز مورخہ 27 دسمبر 2002ء بیت المبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مرحوم کے بہنوئی مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ تحریک جدید نے دعا کرائی- آپ مکرم مسعود احمد صاحب درد آف ڈرگ روڈ کراچی کے بڑے بھائی تھے- آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے- دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے-

درخواست دعا

✿ مکرم مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی صاحبزادی شدید بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

✿ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

✿ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا دوبارہ آپریشن ہونا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مکمل شفا دے- آمین

ولادت

✿ مکرم خواجہ عبدالحی صاحب دارالبرکات ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے پوتے مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب صدر خدام الاحمدیہ ناروے کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بیٹا عطا کیا ہے- جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ''عبدالحی سرمد'' عطا فرمایا ہے نومولود مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے کا پوتا اور مکرم میاں مبارک احمد صاحب رحمت بازار ربوہ کا نواسہ ہے- احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو جو کہ واقف نو ہے اپنے فضل سے نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے-

اعلان داخلہ

✿ اپلائیڈ اکنامکس ریسرچ سنٹر یونیورسٹی آف کراچی نے M.Phil/MAS میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ فارم 31 جنوری تک وصول کئے جائیں گے- مزید معلومات کیلئے جنگ 12 جنوری-

✿ فیڈرل پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ لاہور نے مختلف سپیشلٹیز میں بحیثیت رجسٹرار اور سینئر ہاؤس آفیسر داخلہ کیلئے مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی ہیں- مزید معلومات کیلئے جنگ 15 جنوری-

✿ شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور نے مختلف مضامین میں بی اے آنرز' بی کام' بی ایس سی آنرز' ایم اے ایم ایس سی' ایم کام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ فارم 31 جنوری تک وصول کئے جائیں گے- مزید معلومات کیلئے ڈان 16 جنوری 2003ء-

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	22 جنوری	زوال آفتاب	12-20
بدھ	22 جنوری	غروب آفتاب	5-35
جمعرات	23 جنوری	طلوع فجر	5-40
جمعرات	23 جنوری	طلوع آفتاب	7-05

افراط زر میں کمی اور معاشی استحکام آیا آئی ایم ایف مشرق وسطی کے بارہ میں آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر جارج ایبٹ نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تین سالوں میں پاکستانی معیشت میں استحکام آ گیا ہے اور افراط زر کی شرح نمایاں طور پر کم ہو کر 7 سے 4 فیصد رہ گئی ہے- اسی طرح شرح پیداوار میں بھی اضافہ ہوا ہے- اور یہ عمل اسی طرح رہا تو شرح پیداوار 6 فیصد تک پہنچ جائے گی- زرمبادلہ کے ذخائر میں غیر معمولی اضافہ سے تجارت کو فروغ ملے گا- آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر نے صدر جنرل پرویز مشرف سے بھی ملاقات کی- اس موقع پر شوکت عزیز نے کہا کہ ہمارے آئی ایم ایف کے ساتھ تعلقات بہت خوشگوار ہیں اور ادارے کی پالیسیوں پر عمل کرنے کی وجہ سے وہ ہم سے بھر پور تعاون کر رہے ہیں-

شادیوں پر ون ڈش کھانے کا فیصلہ پنجاب کی صوبائی کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ ہوا ہے کہ شادیوں پر اسراف کو روکنے کیلئے ون ڈش کھانے کی اجازت دے دی جائے اور خلاف ورزی کرنے والے پر کڑا جرمانہ کیا جائے- ون ڈش میں میٹھا شامل نہیں ہوگا- ون ڈش کھانا صرف 300 لوگوں کو دیا جائے گا اس سے زائد مہمانوں کی صورت میں کولڈ ڈرنک یا سوپ دیا جائے- اس فیصلے کو قانونی حیثیت دینے کیلئے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں بل پیش کیا جائے گا- اور منظوری کے بعد اس کی قانونی حیثیت ہوگی-

زرعی ٹیکس، سگریٹ نوشی اور جہیز کے بارہ میں فیصلے پنجاب کابینہ کے اجلاس میں بعض دوسرے اہم فیصلے بھی کیے گئے ہیں- ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کے حامل کاشتکاروں سے زرعی ٹیکس وصول نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے- دوران سفر بھی سگریٹ نوشی پر پابندی ہوگی- 18 سال سے کم عمر افراد کو سگریٹ فروخت کرنے پر پابندی ہوگی- جہیز کی نمائش پر پابندی لگانے کے لئے بھی قانون سازی کی جائے گی-

آکاش میزائل کا جواب نہیں دیا جائیگا پاکستان نے کہا ہے کہ وہ بھارت کی طرف سے آکاش میزائل کے ایک اور تجربہ کا جواب نہیں دے گا اور نہ ہی اس سے مرعوب ہوگا اور نہ ہی مشتعل ہوگا- گزشتہ گیارہ دنوں میں بھارت نے آکاش میزائل کا تیسرا تجربہ کیا ہے- یہ میزائل 55 کلوگرام وزنی ایٹمی مواد ساتھ لے جانے کی صلاحیت اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کا حامل ہے-

لیبیا انسانی حقوق کمیشن کا صدر منتخب امریکی مخالفت کے باوجود لیبیا آئندہ ایک سال کیلئے اقوام متحدہ انسانی حقوق کمیشن کا چیئرمین منتخب ہو گیا- جنیوا میں ہونے والے اجلاس میں براعظم افریقہ گروپ نے لیبیا کو واحد امیدوار کے طور پر نامزد کیا- جنوبی افریقہ نے بھی امریکی دباؤ قبول نہیں کیا- 53 میں سے 33 ممالک نے لیبیا کے حق میں 3 نے مخالفت جبکہ 17- ارکان غیر حاضر رہے- لیبیا نے کہا کہ چیئرمین کے انتخاب نے ثابت کر دیا کہ اس کا انسانی حقوق کا ریکارڈ بالکل صاف ہے اور امریکی دباؤ کو قبول نہ کر کے اہل دنیا نے جرات کا مظاہرہ کیا ہے-

سکواش کے کھلاڑیوں کیلئے خطیر انعامات کا اعلان صدر جنرل پرویز مشرف نے پاکستانی سکواش کے کھلاڑیوں کے لئے خطیر انعامات کا اعلان کیا ہے- چیف آف دی ایئر سٹاف انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کے فائنل کے بعد جو کہ مصر کے کریم درویش نے جیتا انعامات تقسیم کرتے ہوئے صدر نے اعلان کیا کہ جو پاکستانی کھلاڑی ورلڈ نمبر ایک بنے گا یا اولمپکس میں گولڈ میڈل لے گا اس کو ایک کروڑ روپیہ اور جو برٹش اوپن یا ایشین گیمز میں گولڈ میڈل لے گا اس کو پچاس پچاس لاکھ روپیہ دیا جائیگا- یہ اعلان پاکستان کو سکواش میں اپنے کھوئے ہوئے اعزازات واپس لینے میں مدد ثابت ہوگا-

سیف فٹ بال بنگلہ دیش نے جیت لیا بنگلہ دیش نے مالدیپ کو ہرا کر سیف فٹ بال ٹورنامنٹ جیت لیا- تیسری پوزیشن بھارت جبکہ پاکستان چوتھے نمبر پر رہا-

عالمی برادری پاکستان پر پابندی لگائے بھارتی وزیراعظم واجپائی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کا مرکز بن چکا ہے عالمی برادری اس پر پابندی لگائے-

لندن کی مسجد پر چھاپہ برطانوی پولیس نے شمالی لندن میں رات ایک مسجد پر چھاپہ مار کر متعدد مسلمانوں کو انسداد دہشت گردی قانون کے تحت گرفتار کر لیا ہے- کارروائی کے دوران ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے- مسجد پر چھاپہ اس وقت مارا گیا جب مصری خطیب مغرب کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کر رہا تھا- بی بی سی کے مطابق 7- افراد کو گرفتار کیا گیا- چھاپہ زہریلے کیمیائی مادے کی تحقیقات کیلئے مارا گیا- یہ مواد قریبی فلیٹ سے ملا تھا-

24 مسلم ممالک کا اجلاس پاکستان نے واشنگٹن میں 25 جنوری کو ان 24 ممالک کے سفیروں کا اجلاس طلب کیا ہے جن ممالک کے شہریوں کو خطرناک قرار دیتے ہوئے امریکہ نے رجسٹریشن کرانے کا حکم دیا ہے-

عراق اور اقوام متحدہ کا معاہدہ اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ انسپکٹر نے کہا ہے کہ عراق اور اقوام متحدہ کا دس نکاتی معاہدہ طے پا گیا ہے- تاہم بڑے امور طے نہیں ہو سکے- معاہدہ کے تحت انسپکٹر عراقی سائنس دانوں کے گھروں سمیت ہر جگہ جا سکیں گے ان سے انٹرویو بھی کئے جا سکتے ہیں- ہتھیاروں کی جامع تلاشی کیلئے ایک ٹیم تشکیل دی جائے گی-

فرانس میں مساجد کی سرپرستی فرانسیسی حکام نے مذہب اور ریاست کی علیحدگی سے متعلق سو سال پرانے قانون میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے- تاکہ حکومتی ادارے مساجد کی مالی اعانت کر سکیں- فرانس کے سیکولر قانون کے تحت عبادت گاہوں کی مالی معاونت پر پابند عائد ہے- ایک اندازے کے مطابق پچاس لاکھ مسلمان فرانس میں بستے ہیں- جس کی بنا پر عیسائیت کے بعد فرانس کا دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے-

منگولیا اور بھارت میں شدید سردی منگولیا میں شدید سردی سے لاکھوں افراد کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے- لاکھوں مویشی ہلاک ہو چکے ہیں- نقل مکانی میں اضافہ ہو گیا ہے- ریڈ کراس نے امداد کی اپیل کر دی ہے- بھارت کی شمالی ریاستوں میں بھی سردی کی شدید لہر جاری ہے- اب تک سردی سے مرنے والوں کی تعداد 616 ہو چکی ہے-

ریلوے لائن چوری برطانوی پولیس نے دو میل لمبی ریلوے لائن چوری کرنے کے الزام میں 3- افراد کو گرفتار کر لیا ہے- 6- افراد ریلوے لائن اکھاڑ رہے تھے- 3 فرار ہو گئے اور پولیس نے 313 ٹن وزنی پٹڑی برآمد کر لی- برطانیہ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے-

قندھار میں جنگ قندھار میں کرزئی حکومت کی حامی ملیشیا اور طالبان کے درمیان ایک زبردست معرکے کے نتیجے میں چار حکومتی اہلکار ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے- طالبان نے ضلع معروف پر قبضہ کر لیا- قندھار میں گورنر ہاؤس کے قریب دھماکہ میں 6 ہلاک ہو گئے-

مردوں کا گوشت خور گرفتار انڈونیشیا میں جاوا پولیس نے انسانی نعشوں کا گوشت کھانے والا ایک 32 سالہ شخص گرفتار کر لیا ہے-

16- افراد سمندر میں ڈوب گئے آسودگی کی تلاش میں یورپ جانے والے 16- افراد سمندر میں ڈوب گئے- چھوٹی سی کشتی میں گنجائش سے بہت زیادہ افراد سوار تھے- جو جبرالٹر کے قریب سمندر میں ڈوب گئی- یہ لوگ سپین کے راستے غیر قانونی طور پر یورپ جا رہے تھے- مراکش کے غوطہ خوروں نے ڈوبنے والوں کی لاشیں نکال لیں-

نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل کا دورہ اشتہارات

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب- نمائندہ مینیجر روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران فیصل آباد- سرگودھا- خوشاب کے اضلاع میں تشریف لا رہے ہیں- امراء صاحبان اضلاع، مربیان و معلمین کرام و دیگر عہدیداران اور کاروباری احباب سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے- (مینیجر روزنامہ "الفضل")

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29